حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے داداجان کا نام

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داداجان "حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ" کا اصل نام "شیبۃ الحمد" تھا؟ برائے کرم جواب ارشاد فرمادیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے داداجان "حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ" کا اصل نام "شیبۃ الحمد" تھا۔

سبل الہدی والرشاد میں ہے "عبد المطلب: مفتعل من الطلب. يكنى أبا الحارث، و أبا البطحاء، و اسمه شيبة الحمد. قال السهيلي: وهو الصحيح. وقيل عامر. قال أبو عمر رحمه الله تعالى: ولا يصح: واختلف لم سمّي شيبة. فقيل: إنه ولد وفي رأسه شيبة و كانت ظاهرة في ذؤابته. وقيل: لأن أباه وصّى أمه بذلك" ترجمہ: عبدالمطلب: یہ لفظ "مفتعل" کے وزن پر ہے، جو "طلب" (چاہنا، مانگنا) سے نکلا ہے۔ ان کی کنیت ابوالحارث اور ابوالبطحاء تھی، اور ان کا اصل نام شیبۃ الحمد تھا۔ سہیلی (مشہور مورخ) کہتے ہیں: یہی صحیح ہے۔ کچھ نے ان کا نام عامر بھی بتایا ہے، لیکن ابو عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ درست نہیں ہے۔ ان کے "شیبہ" نام رکھنے کی وجہ میں اختلاف ہے: کچھ کا کہنا ہے کہ وہ پیدا ہوئے تو ان کے سر میں سفید بال تھا، جو ان کی زلف میں واضح نظر آتا تھا۔ دوسروں کا کہنا ہے کہ ان کے والد (ہاشم) نے ان کی والدہ (سلمیٰ) کو یہ نام رکھنے کی وصیت کی تھی۔ (سبل الہدی والرشاد، جلد 01، صفحہ 262، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

شرح الزرقانی میں ہے"عبد المطلب، واسمه شيبة الحمد، في قول محمد بن إسحاق، وهو الصحيح ---قيل: إنما قيل له عبد المطلب، لأن أباه هاشما قال لأخيه المطلب، وهو بمكة، حين حضرته الوفاة: أدرك عبدك بيثرب، فمن ثم سمي عبد المطلب، وقيل: إن عمه المطلب جاء به إلى مكة رديفه—وهو بهيئة بذة- فكان يسأل عنه فيقول: هو عبدي، حياء أن يقول: ابن أخي، فلما أدخله و أحسن من حاله، أظهر أنه ابن أخيه، فلذلك قيل له: عبد المطلب۔"ترجمہ: محمد بن اسحاق کے قول کے مطابق حضرت عبد المطلب کا نام "شیبۃ الحمد" ہے اوریہی صحیح ہے ۔ ۔ ۔ اورایک قول یہ کیا گیا ہے کہ ان کو عبد المطلب کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والد ھاشم نے اپنی وفات کے قریب جبکہ وہ مکہ مکرمہ تھے، اپنے بھائی مطلب کو کہا کہ اپنے عبد (بیٹے) کو یثرب لے جا، پس اسی وجہ سے ان کا نام عبد المطلب پڑگیا اور ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ ان کے چچا مطلب ان کو اپنے پیچھے بٹھا کر مکہ مکرمہ لے کر آئے اور یہ اچھی حالت میں نہیں تھے، تو جب ان کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ ان کی حالت کی وجہ سے ان کو اپنا بھتیجا کہنے میں شرم محسوس کرتے تھے اس لیے وہ کہتے یہ میرا عبد (غلام) ہے، پھر جب ان کو مکہ مکرمہ لے آئے اور ان کی حالت سنواری تو انہوں نے ظاہر کیا کہ یہ وہ ان کے بھتیجے ہیں، پس اسی وجہ سے ان کو عبد المطلب کہا گیا۔ (شرح الزرقانی علی المواھب، جلد1، صفحہ135 تا137، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3915

تاریخ اجراء: 17ذوالحجۃ الحرام1446ھ/14جون2025ء